حق
رب العالمین
رحمۃ للعالمین
اللہ محمد مدار
مدار عالم
مدار العالمین
اللہ جل شانہ
محمد صلے اللہ علیہ وسلم
مدار قدس سرہ
حسب فرمائش
جناب حافظ محمد جیلانی پرتھی پور ڈاکخانہ بوٹا کلاں (پیلی بھیت)

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

از تالیف لطیف

اخی محترم پیرزادہ حضرت سید ظہیر المنعم ببن میاں مدظلہ العالی مہتمم آستانۂ عالیہ مداریہ مکن پور شریف۔ حضرت محترم کا ایک اور رسالہ مرآۃ الانوار فی مناقب المدار کے نام سے شائع ہوچکا ہے۔ لہٰذا درخواست پر یہ دوسرا رسالہ مدار عالم کے نام سے تالیف فرمایا۔

اس قسم کی کتابیں شائع ہونے کی کس قدر ضرورت ہے۔ روحانی تعلیم کو جب اوراقِ پارینہ سمجھ کر نہ صرف نظر انداز کرنے کی کوشش کی جارہی ہو بلکہ اسے فرسودہ قرار دے کر اس کا مذاق اڑایا جارہا ہو جب کسی روحانی شخصیت پر دل وجان سے قربان ہونے والوں کو لکیر کا فقیر گردانا جائے اور جہاں بزرگانِ دین سے بے پناہ حسن و عقیدت رکھنے کو قوتِ ارادی کی کمزوری تصور کیا جارہا ہو وہاں مادیت کے اسی ناقص دور میں اس گلدستۂ مداریت کو سجانے کو تجلیاتِ مدار کی پُرنور کرنوں سے مادہ پرستی کے پُرآشوب دور کی تاریک راہوں کو جگمگانے کی ضرورت ہے ؎

نہیں ہوں لائقِ آرائشِ چمن لیکن
مری نظر میں بہاروں کا احترام تو ہے

سید ضیاء الانوار جعفری
المداری والطیفوری

سید نور الاظہار
مکنپور شریف۔ کانپور

جنابِ مولانا مفتی حفیظ اللہ قادری اعظمی کا بارگاہِ قطب المدار میں

نذرانۂ عقیدت

یہ نورِ مصطفےٰ قطبِ جہاں کا آستانہ ہے
جہاں کے پیشوا قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

میرا مقصودِ دل حاصل نہ ہو یہ ہو نہیں سکتا
کہ میں نے پالیا قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

سوالی کوئی بھی خالی نہیں لوٹا کبھی در سے
یہ اُس صاحبِ عطا قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

دو عالم ان کے دسترخوانِ نعمت سے ہیں آسودہ
قسیمِ اتقا قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

عصا کے قط سے جسکے چشمۂ الیسن ہوا جاری
یہ اس بحرِ سخا قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

یہاں سے پایا سارے سلسلوں نے فیضِ روحانی
یہ سرِّ مصطفےٰ قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

اشاروں سے دلوں کا زنگ جسنے کردیا زائل
یہ ایسے باصفا قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

ملی آبِ وضو سے جسکے نابینا کو بینائی
یہ اس دُرِّ عطا قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

ملا اسلام اہلِ ہند کو جسکی ضیاؤں سے
یہ اس نجمِ ہدیٰ قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

اماں میں جسکی داخل ہوگے عاصم ہو گیا عاصم
یہ اس رحمت ادا قطبِ جہاں کا آستانہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

طلوعِ آفتابِ ولایت

اَنَا شَمسُ الافلاک

یہ الہامی جملہ اب سے تقریباً چھ سو برس پہلے سرکار قطب المدارؒ کی زبانِ کرامت نشان سے نکل کر سپہرِ ولایت پر چمکا آج بھی جس کی روشنی ضیاء بخش چشم بصیرت ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت پیر کے دن بوقت صبح صادق یکم شوال ۲۴۲ھ کو شہر حلب میں ہوئی۔ نسبی اعتبار سے آپ سید آل رسول ہیں، والدِ محترم کی طرف سے حسینی والدہ ماجدہ کیطرف سے حسنی، آپنے ظاہری علوم تفسیر و حدیث و فقہ میں محقق اثر حضرت حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ سے درس لیا۔ علوم شرعیہ میں آپ متبحر عالم وحید الاثر محقق تھے۔ آپنے چودہ سال کی عمر شریف میں اپنے والد محترم کے دست حق پرست پر سلسلہ جعفریہ میں بیعت کی اور ان سے اجازت لیکر عازم حج بیت اللہ ہوئے اثنائے راہ میں بہدایت غیبی آپنے بیت المقدس کی طرف سفر فرمایا اور وہاں پہونچ کر صحنِ مسجدِ اقصیٰ میں شب جمعہ ماہ رجب ۲۵۹ھ کو حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی سے ملاقات کی اور اسی وقت

سلسلۂ طیفوریہ میں داخل ہو گئے اور ان سے اجازت لیکر حج بیت اللہ مکہ معظمہ حاضر ہوئے بعد فراغت حج مدینہ منورہ پہونچ کر سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اسی رات کو حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جمال اطہر کی زیارت سے مشرف فرمایا اور بغرض تعلیم روحانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت مولائے کائنات کی روح پر فتوح نے آپکو تمام علوم علوی و سفلی سے مکمل طور پر سرفراز فرمایا اور بغرض تربیت روح حضرت امام محمد مہدی آخرالزماں کے سپرد فرمایا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی روح مبارک نے آپ کو صحوف آسمانی و کتب سماوی کی تعلیم دی غرض آپ علوم ظاہری و باطنی میں صاحب کمال و بہتم بالشان اہل مجاز تھے۔

آپ کی وفات ۸۳۸ھ کو ہوئی اس حساب سے آپکی عمر شریف ۵۹۶ سال ۷ ماہ ۷ یوم کی ہوئی ہے۔ آپکی طویل عمری کے بارے میں اکثر مصنفین مورخین الجھے ہیں اور محض قیاس کی بنا پر مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے لیکن محض قیاس کی بنا پر یہ سمجھ لینا کہ اتنی عمر نہیں ہو سکتی غلط سی بات ہے۔ صاحب بحر المعانی تحریر فرماتے ہیں کہ قطب المدار جید باشد۔ صاحب اخبار الاخیار تحریر فرماتے ہیں کہ پانچ یا چھ واسطوں کے ذریعہ آپ کا سلسلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے، نیز تمام سلاسل عالیہ۔ قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ سہروردیہ کے شجرات اس دعوی کی مدلل دلیل ہیں کہ تین چار پانچ اور چھ واسطوں سے تمام سلاسل عالیہ کے بزرگ حضرات سرکار قطب المدار سے مستفیض ہیں۔

اس سلسلہ میں میں نے اپنے رسالہ سیرۃ انوار میں جو بحث کی ہے دیکھا جا سکتا ہے۔

مکنپور شریف تاریخ کی نظر میں

قصبہ مکنپور شریف کی آبادی کی بنا حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے تشریف لانے کے بعد پڑی تمام کاغذات سے اسکی تصدیق ہوتی ہے کہ پہلے یہ علاقہ بالکل غیر آباد تھا۔ جہاں تک تاریخ آثار ملتے ہیں وہ سرکار مدار العالمین کے تشریف لانے کے بعد کے ہیں۔ اس سے پہلے کا کوئی نشان مکنپور اور نواح مکن پور شریف میں نہیں پایا جاتا۔ کتب قدیم مکتوبات اور آثار و شواہد سبھی اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ جگہ بالکل غیر آباد تھی۔ سرکار مدار العالمین اور انکے خلفائے باوقار کے قیام کرنے ہی سے زائرین اور عقیدت مندوں کی آمد و رفت سے یہ بستی آباد ہوئی اور مرجع خلائق ہی۔ ابتدا ہی سے اس بستی والوں سے ہندو مسلم حکمرانوں کا خاص ربط رہا ہے اسکے دو سبب ہیں۔ پہلا خاص سبب یہ کہ سرکار مدار اور ان کے جانشینوں سے ہر ایک کو یکساں عقیدت رہی اور ہر قسم کے فیوض و برکات پہونچتے رہے اور ہر ایک اپنی مشکلات و مہمات میں ان حضرات کو کفیل اور وکیل دعا سمجھتا رہا۔ دوسرا سبب اس جگہ کے اہم ہونے کا یہ ہے کہ یہ حضرات ہندو مسلم اتحاد و اتفاق کے مبلغ رہے انکے یہاں انسانی برادری مقصد اول رہی۔ اس بات کی ہر زمانے میں راجاؤں اور بادشاہوں کو بھی للک رہی اس لئے اور بھی ایک حکمراں فرمانرواکا خاص رجحان اس خانقاہ عالیہ کی طرف رہا۔ مکن پور ہندو مسلم اور تمام مذاہب کا ہمیشہ مرکز رہا۔

یہاں خالص روحانی تعلیم اور اسی کا پرچار ہوتا رہا۔ ہر حکمراں کے دل میں ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ بربنائے مذہب جو باہم قوموں میں کشمکش ہے یہ ختم ہو کر اتفاق و اتحاد باہمی کا جذبہ پیدا ہو جائے اسی وجہ سے مکن پور شریف کے پیرزادگان کو ہر دور میں ہر حکومت نے مدد معاش کے لئے سہولتیں پہونچائی ہیں اور اس علاقہ کا پورا انتظام انھیں حضرات کے ہاتھوں میں رکھا اس قصبہ کی تمام آراضیات ابتداہی سے انھیں حضرات کے قبضہ و تصرت میں رہیں جنکی تملیکیں اور تقسیم نامہ جو ہر سہ خواجگان کے درمیان وقتاً فوقتاً لکھے جاتے رہے آج بھی محفوظ ہیں۔ قصبہ کا نظم و نسق حفاظت نیز مقدمات کے فیصلے کرنے کا حکومت کی طرف سے اختیار ملتا رہا۔ اس سلسلہ میں بھی بہت سے کاغذات ہر سہ خواجگان کی اولادوں میں موجود ہیں۔ ہر سہ خواجگان رحمہم اللہ علیہم حضرت مدار العالمین کے ہمراہ تشریف لائے اور یہ حضرات سرکار مدار کے بھائی کی اولاد سے ہیں۔ مزید شرح کے ساتھ اب سپرد قلم کرنا زیادہ مناسب ہے۔

نسب نامہ ہر سہ خواجگان

حضرت خواجہ ابو محمد ارغون۔ حضرت خواجہ ابوالحسن طیفور۔ حضرت خواجہ ابو تراب منصور رحمۃ اللہ علیہم حقیقی بھائی تھے۔ حضرت کے والد کا نام حضرت عبداللہ تھا جو عباسیہ حکومت میں معتدد عہدے پر سرفراز تھے۔ اُن کے والد حضرت جعفر حلب میں مفتیٔ شہر کے منصب پر مامور رہے اور ان کے والد حضرت ابراہیم اپنے زمانے کے متبحر عالم تھے اور ان کا شمار اس وقت کے جلیل القدر صوفیا میں ہوتا ہے۔ آپ بیردت میں خانقاہ بدیعیہ مداریہ کے جسکو حضرت مدار العالمین سید

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض ان پڑھ لوگوں نے حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ایک عجیب قصہ گڑھا ہے کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضؓ کے شغل حبس دم نے اوقات مقررہ سے تجاوز کیا تو خدام نے سمجھا کہ سرکار عالی نے دنیا سے رحلت فرمائی اسی بناء پر تجہیز و تکفین کے بعد جسد اطہر کو لحد مبارک میں رکھا اور روئے تاباں سے جو کفن ہٹایا تو آپ کو زندہ پایا۔ خدام نے قبر سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا کہ دم نہ مارو۔ لہٰذا خدام نے دم مدار کہہ کر آپ کو دفن کر دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اصل میں یہ انکی لاعلمی کا ثبوت ہے۔ ان لوگوں نے محض عقیدت میں زندہ شاہ مدار کی زندگی کی غلط تاویلات کر کے یہ نہ سوچا کہ ہم اس کہانی سے حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ خودکشی کے جرم میں مرتکب کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس قصہ سے توبہ کریں اور زندہ شاہ مدار رضؓ کی زندگی کی اصل حقیقت سے روشناس ہوں۔ حضور پُر نور رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس صفت خاص سے سرکار مدار العالمین کو سرفراز فرمایا۔ جس طرح آپ تمام انبیاء و مرسلین میں حیات النبی کہے جاتے ہیں۔ حالانکہ سارے نبی زندہ لیکن یہ لقب آپ ہی کی ذات خاص سے منسوب ہے۔ بالکل اسی طرح سارے ولی زندہ ہیں۔ لیکن حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضؓ کے نام سے مشہور ہیں

یہ در مدار عالم وہ دیار مصطفےٰ ہے

لیھتو برقی پریس نئی سڑک کانپور

حضرت علامہ مولانا قاری محمد عثمان صاحب اعظمی

کا دربار قطب المدار میں حاضری اور

نذرانہ عقیدت

میرے دل کی خبر ہوا ہے حضرت شاہ مدار
وحشت دل بڑھ گئی جب آگیا دل کو قرار

یہ ادائے خاص ہے رکھا ہے بند اپنا مزار
کنز مخفی کے امین ہو اسلئے ہو پردہ دار

بیقراروں کو قرار آئے نہ تا روز شمار
لذت غم مرحبا کچھ اور کردے دلفگار

اہل دل کو کردیا مست صدائے دم مدار
کہہ نہ دے کھل کر زباں رازداروں کا اعتبار

تم ولی الاولیا ہو تم ہو کتنے باوقار
خواجگی قربان تم پر غوثیت تم پہ نثار

جو گذرتی ہے گذرنے دے بے اختیار
لب کو سی لے اور دم بھرے اسکے دم مدار

ہوش بھی ہے تجھکو عثمان دیکھ ہے کس کا دیار
بند کر اپنی زباں پھرتے ہیں تجھ سے سو ہزار
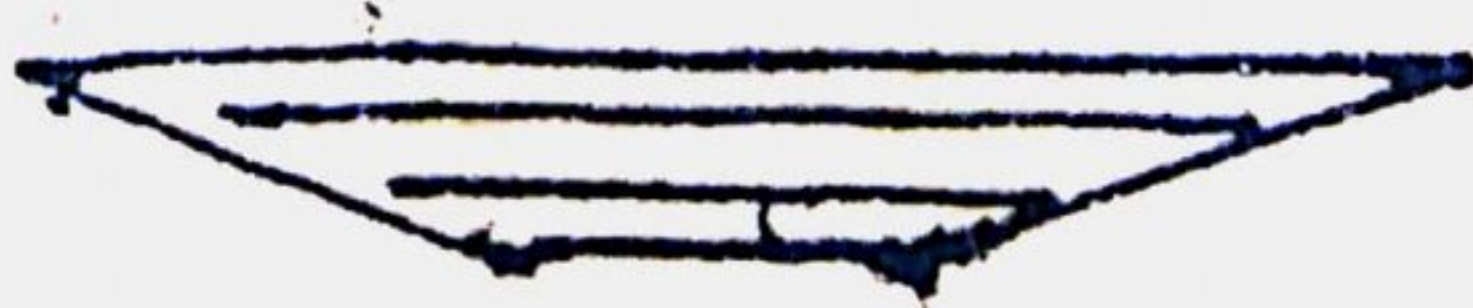
کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

اے سرورِ جملہ عالم حامیٔ تاجِ ولا
مقتدائے اہلِ عرفاں واقفِ رازِ خدا

از مکن پور تا خراساں فیضِ بخشِ ہر گدا
ساکنانِ عالمیں کردند بر تو جاں فدا

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

حاضر از روئے عصیاں اے شہِ عالی امم
لطف کن برایں گدائے بیش خود دارم حرم

چوں نے آیم کوئی نازاں شوم ہر دم قسمتم
میکنم فریاد ہر دم کن بدیع الدیں کرم

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

محرمِ ہر ناتواں دردمنداناں توئی!
والیٔ ہر بیکساں دستِ درمانِ توئی

شافعِ ہر عاصیاں از فیضِ شاہاناں توئی
تاج بخشِ ہر گدا را گنجِ سلطاناں توئی

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

من چہ گویم در حیات اے شہِ روشن ضمیر
ہادیٔ ہر گمراہاں عاصیاں را دستگیر

عاجزم درماندہ ام افتادہ ام جانِ اسیر
بنگرہ ہر حال عاصی التجا دارد فقیر

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

من نہ گویم وصف تو جز آفریں صد آفریں
فیض تو جاری و ساری بر سرِ دنیا و دیں

معدنِ جود و عنایت ساکنِ عرشِ بریں
صمدیت از مرتبت حاصل شدہ نورِ یقیں

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

بر ہمہ عالم شہا تو فیض بارِ خاص و عام
اک نظر فرما برائے مصطفےٰ خیر الانام

از ازل ہستم غلامِ کوئے تو دارم مقام
آدم روئے خجالت دستگیری کن مدام

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

ناتوانم بیقرارم خاکسارم چشم زار
پُر گناہم شرمسارم نہ روائم دل فگار!

دردمندم مستمندم جان سوز اشکبار
خستہ جانم وانہ دارم از فرقت اشکبار

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

عاصی عبدالرزاق قادریہ نسب
دور کن از لطف رحمت ایں ہمہ رنج و غضب

آمدہ درگاہِ شاہا با ہمہ عجز و ادب
مادرایم جاں خرابم من نمی دانم سبب

کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار

آستانہ پاک پر ملا علی قاری کابلی علیہ الرحمہ کا نذرانۂ عقیدت

شاہ کہ کمال اسمِ اعظم با اوست
نقشِ آدم نگینِ خاتمِ با اوست

در ہند ظہور کرد بنامِ مدار رح
حق کہ مدار کارِ عالم با اوست

آستانۂ پاک پر حضرت عالمگیر اورنگ زیب علیہ الرحمہ کا نذرانۂ عقیدت

بیا کہ اوجِ کمالات راظہور اینجاست
بیا کہ مرجع ہر قیصر و فغفور اینجاست

جنابِ قدس شاہنشہِ مدارِ جہاں!
بیائے دیدہ بیا و ببیں کہ نور اینجاست

آستانۂ پاک پر شہنشاہ جونپور ابراہیم شرقی کا نذرانۂ عقیدت

حضرت ابراہیم کو عقیدت سرکار مدارالعالمین قدس سرہ سے رہی وہ کچھ

مع دستخط و مہروں کے مکن پور شریف میں موجود ہیں۔ براں مزید ہندو راجاؤں کے فرامین بھی ملتے ہیں جنہیں خدامانِ آستانۂ عالیہ کو وکیل دعا بنانا اور اس صلے میں اپنے یہاں سے نذر و نیاز و وظائف مقرر کرنا شاہد ہے۔ مہاراجہ دتیا، مہاراجہ گوالیار، راجہ منجھولا اور بہت سے راجاؤں کی تحریرات موجود ہیں۔ جنمیں سے اکثر نے دربارِ مدار العالمین میں حاضر ہو کر لکھی ہیں اور کچھ وہیں سے اپنی عرض کے سلسلہ میں وکیل بنایا۔

آستانۂ پاک پر حضرت نعیم عطا شاہ صاحب سجادہ نشین

خانقاہ کریمیہ ساون شریف کا نذرانۂ عقیدت

میں کس زباں سے کروں مدحت مدار کی
کفارۂ گناہ ہے زیارت مدار کی

مخفی نہیں رسول پہ طاعت مدار کی
اللہ جانتا ہے ریاضت مدار کی

تازیست حاضری ہو درِ پاک کی مجھے
لے جاؤں میں جہاں سے نہ حسرت مدار کی

میں طالبان میں بھی ہوں اور عاشقان میں
پیرِ کریم سے ملی نسبت مدار کی

بخشی وہ شان قادرِ مطلق نے آپ کو
شایاں ہے ذکر کرنیکے قدرت مدار کی

سب جانتے ہیں قطبِ مدارِ جہاں ہیں آپ
کس پہ کھلی نہیں ہے ولایت مدار کی

واقف نہیں ہے کون بشر اس جہان میں
صورت رسولِ پاک کی سیرت مدار کی

شیطان کیا ڈبوئے گا بحرِ ذنوب میں
برزخ سے پا رہا ہوں ہدایت مدار کی

اللہ نے مجھے بھی بنایا ہے خوش نصیب
پائی بہت دنوں سے ہے نسبت مدار کی

میرے بزرگوں پہ بھی کرم کی نظر رہی
حاصل ہوئی ہے مجھ کو بھی نعمت مدار کی

چالیس سال سے ہے یہاں حاضری رہی
پھر لینے آ گیا ہوں میں قربت مدار کی

دشمن مجھے ذلیل کریں یہ محال ہے
رہتی ہے میرے ساتھ حفاظت مدار کی

اللہ کے کرم کا نبی کا ہے آسرا!
کافی ہے میرے واسطے نصرت مدار کی

پایا ہے مرتبہ جو فنافی المدار کا
ہے شکل میرے سامنے حضرت مدار کی

تم شش جہت میں چاروں طرف دیکھ لو نعیم
ہر سمت جلوہ گر ہے صورت مدار کی

آقائی ومولائی مرشدی وسیدی حضرت ظہیر الحق صاحب مدظلہ العالی کا نذرانۂ عقیدت

شاہِ شاہا نسبت زندہ شاہ مدار
شاہ مایا نسبت زندہ شاہ مدار

قاسم نعمات عرفان علی
نور یزدانست زندہ شاہ مدار

آستانۂ پاک پر حضرت علامہ حفیظ الرحمٰن صاحب مجلسی فرخ آبادی کا نذرانۂ عقیدت

قطعہ

جدھر دیکھئے رحمتِ حق عیاں ہے
کہ گلزار طیبہ یہاں گلستاں ہے

یہ الیسن کی موجیں ہیں تسنیم و کوثر
مکن پور کی خاک جنت نشاں ہے

منقبت

اے مظہرِ ذاتِ خدا حضرت مدار العالمین
نورِ محمد مصطفٰے حضرت مدار العالمین

ذرۂ علی نور آپ سے یعنی مکمن پور آپ سے
فردوس کا نقشہ بنا حضرت مدار العالمین

تبلیغ دینِ حق ہوئی اسلام کی رونق ہوئی
سرکار عالی مرتبا حضرت مدار العالمین

جہاں جہاں آرام جاں قرآن کی گویا زباں
اے وارثِ شیرِ خدا حضرت مدار العالمین

مولیٰ حفیظ غم گزیں پر بھی مدد فرمائیے!
بندہ ہے وہ سرکار کا حضرت مدار العالمین

صاحبزادہ معین الدین خاں صاحب خلف و جانشین ولیعہد صاحب والیٔ ٹونک کا نذرانۂ عقیدت

سلام اے پھول گلزارِ رسالت کے بدیع الدیں
سلام اے معنیٔ مزمل و مدثر و یٰسین!

سلام اس پہ یہ در جس کا درِ دولت ہے دنیا میں
وہ جسکی خاک پا تاج سرِ عزت ہے دنیا میں

درود اس پہ بدیع الدین جس کا نام نامی ہے
وہ جس کے در کی اک ادنیٰ غلامی رشکِ شاہی ہے

سلام اے بارشِ ابرِ عطا اے فیضِ روحانی

سلام اے بحرِ الطاف و کرم کی شانِ طغیانی

سلام اے وہ کہ جو تیرا سوالی بن کے آتا ہے
ہمیشہ تا گلُو دامانی کو اپنی رو کے جاتا ہے

سلام اے سلسلہ در سلسلہ ابنِ رسول اللہ
تیری خاکِ درِ دولت وقارِ تاجِ شہنشاہ!

معینِ بیکس و افتادگانِ مظلوم کے حامی
سلام اے جلوۂ نورِ خدا کی پاک تابانی!

حکیم مقبول احمد صاحب جوہر جے پور (راجستھان) کا نذرانۂ عقیدت

ایں سلامِ شوق من الصلوٰۃ بیشمار
گر قبول افتد زہے عز و شرف قطب المدار

من ندارم در جہاں جز تو افضل کردگار
ہمدم و دمساز مونس دستگیر و غمگسار

غنچۂ امید ما کشاں بچشمِ فیض بار
اے بہارِ گلشنِ دینِ حبیبِ کردگار

گر کسے وردِ زباں نامت کند اے نامدار
فضلِ بے پایاں کند بر حالِ آں پروردگار

در جہاں آمد نوی بعد از علیِ مرتضیٰ
شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار

سالہا بے آب و دانہ کردہ تکمیلِ صوم
مثلِ تو اندر جہاں پیدا نشد کس وفادار

ایں سبب گرد لکھن پور کرد قلبِ من طواف
ہست در ہندوستاں قلب المدینہ ایں دیار

جوہرِ ناچیز در کردی عطا از لطفِ تو
یا مدار العالمیں اندر جہاں عز و وقار

المحترم حضرت علامہ نیاز احمد صاحب نیاز کنپوری

کی طرف سے نذرانۂ عقیدت

نگاہِ شوق خبردار یہ ہے جائے ادب
ہے درس گاہِ محبت یہ بارگاہِ ادب

یہیں تو آکے ہے ملتا حقیقتوں کا سبق
یہیں الٹتے ہیں آکے کتابِ دل کے ورق

نظر پہ کھلتے ہیں اسرار ہائے وجدانی!
سمجھ میں آتے ہیں عشق و جنون کے معنی

سرشکِ غم کو مچلنا سکھایا جاتا ہے
یہاں دلوں کو پگھلنا سکھایا جاتا ہے

نگاہِ حوصلہ ہوتی ہے کامیاب یہاں!
ذرا سے ذرہ سے بنتا ہے آفتاب یہاں

یہ بارگاہ ہے جلوہ گہہ امام زماں!
یہاں جو آتا ہے کوئی بھی طالبِ عرفاں

وہ دل میں سوزِ محبت کی روشنی لیکر
یہاں سے جاتا ہے انوارِ زندگی لیکر

لئے سوال لبوں پر پسارے دامنِ دل
اس آستاں پہ ہزاروں ہیں آج بھی سائل

بنا ہے شمع دولت کا کوئی پروانہ
تلاشِ یار میں آیا ہے کوئی دیوانہ

کوئی ہے ہوش کا شیدائی بیہوشی کا کوئی
کوئی خودی کا طلبگار بیخودی کا کوئی

اسی ہجوم میں اس در کا خاکسار بھی ہے
امیدوار تو جیسے نیاز زار بھی ہے

شہا خدا کے لئے اب اٹھے کرم کی نظر!
کہ سوزِ آتشِ حرماں سے پھنک رہا ہے جگر

وہ درد دے کہ ملے لذتِ سکوں جسمیں
وہ عشق دے کہ ہو کیفیتِ جنوں جسمیں

خدارا رازِ حقیقت سے آشنا کردے
ترے نثار مجھے عاشقِ خدا کردے

منقبت

الحاج علامہ حضرت ذوالفقار علی صاحب قمر کا نذرانۂ عقیدت

جو دربارِ نبوت سے کوئی پیغام آتا ہے
تو اے قطبِ دو عالم آپ ہی کے نام آتا ہے

فلک کے ہاتھوں ہم برباد ہونے کو ہو جائیں
مگر فرمائیے یہ کس کے سر الزام آتا ہے

تمہیں اک لاج رکھتے ہو زمانے میں غلاموں کی
مصیبت میں نہیں تو کون کس کے کام آتا ہے

تمہارے دامنِ رحمت میں ان کو ہے جگہ ملتی
زمانے سے جو پھر پھر کے کوئی ناکام آتا ہے

قمر تسکین کی رو دوڑ جاتی ہے مرے دل میں
زباں پہ جب مدارِ دو جہاں کا نام آتا ہے

سلام

حضرت سرکار قطب المدار کے حضور میں مؤلف کا نذرانۂ عقیدت

آپ کے نام پہ قربان میری عزت و جاں
ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

آپکی ذات پہ اے شاہِ حلب قطب مدار — بخشا خالق نے ہے تنظیم دو عالم کو قرار
مہرِ روشن کی طرح آپ کا ہے نام عیاں
ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

ہند میں دینِ حنیفہ کی اشاعت کیلئے — آپ آئے تھے زمانہ کی ہدایت کے لئے
آپ ہی ہیں قدمِ پاکِ محمد کے نشاں!
ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

آپنے تربیتِ روحِ علی پائی ہے — آپ میں مہدیٔ موعود کی بو آئی ہے
اے جگر گوشۂ نبی آپ ہیں نورِ یزداں

آپ کے ملک میں کیا روم میں کیا شام میں — آپ کا ذکر بھلا خاص میں کیا عام میں
آپ کے عشق کے دیوانے جہاں دیکھو وہاں
ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

چاہے طوفان بلا چاروں طرف سے گھیر لے　　　تنگ ہو جائے زمیں اور فلک ٹوٹ پڑے
آپ کے ہوتے ہوئے کچھ بھی نہیں مجھ پہ گراں
ہو سلام آپ پہ اے قطب مدار دو جہاں

آپ کے روضۂ اقدس کے ہوا جب قریب　　　مطمئن قلب ہوا جاگ اٹھے میرے نصیب
فکر کا نور ہوئی اڑ گیا غم بن کے دھواں!
ہو سلام آپ پہ اے قطب مدار دو جہاں

سالکان رہِ عرفانِ محبت بے صدا　　　آپ سے سرحدِ آخر کا پتہ پایا ہے
آپ کا نقش قدم منزلِ مقصد کا نشاں!
ہو سلام آپ پہ اے قطب مدار دو جہاں

تربت عالی سے روضہ سے کلس سے ہر دم　　　چھنتا ہے بادۂ عرفانِ رسولِ اکرم
آپ کا فیض کرم صورتِ دریائے رواں!
ہو سلام آپ پہ اے قطب مدار دو جہاں

از پئے حضرت سردار رسل بہر علی　　　آخری بس دلِ نیّر کی تمنا ہے یہی
نزع کے وقت الٰہی ہو یہی وردِ زباں!
ہو سلام آپ پہ اے قطب مدار دو جہاں

حضرت علامہ سید معتز حسین صاحب ادیب مکنپوری

وہ رحمتِ عالم یہ مدارِ دو جہاں ہے
سورج تو مدینہ میں ہے اور دھوپ یہاں ہے

جسکی ہیں یہاں ہر اک گوشۂ خلقت میں شعاعیں
وہ مہرِ ولایت اسی تربت میں نہاں ہے

ہر لب پہ ترا ذکر ہے ہر دل میں ترا نام
اے زندۂ جاوید تری یاد جواں ہے

ہے شام و سحر بارشِ انوار کا منظر
روضہ پہ ترے گنبدِ خضریٰ کا گماں ہے

تو زینتِ محفل ہے علیؑ بانیٔ محفل
تو ساقیٔ میخانہ ہے وہ پیرِ مغاں ہے

اے رہبرِ کامل تیرا ہر نقش کفِ پا
اربابِ نظر کے لیۓ منزل کا نشاں ہے

جو بھی ہے ترے سلسلۂ عالی کا منکر
ایسوں کا ٹھکانا نہ یہاں ہے نہ وہاں ہے

لب پر یہ ہے دل پشت پناہی کے یقیں سے
شاید مرا آقا مری جانب نگراں ہے

واللہ ادیب ان کی ہی نسبت ہے کہ جس سے
منزل کی طرف قافلۂ عشق رواں ہے

قطعات

سید عظیم الباقی عظیم سلمہٗ کا نذرانۂ عقیدت

یہ آستانۂ قطبِ مدارِ عالم ہے
معاف ہو نہیں سکتی یہاں کی بے ادبی
نگاہِ شوق مؤدب جنونِ دل ہوشیار
اس آستانہ سے عیاں ہے جمالِ مصطفوی

جہاں نے پایا ہے فیضانِ مصطفےٰ اُن سے
اُنھیں کو رحمتِ پروردگار کہتے ہیں
جو راہِ حق میں فنا ہوں کبھی نہیں مرتے
اسی لئے انھیں زندہ مدار کہتے ہیں

یہاں حصولِ طلب کا شعور ملتا ہے
بقدرِ ظرف جو مانگو ضرور ملتا ہے!
درِ مدار جہاں مرکزِ تجلّی ہے
یہیں سے عشقِ محمد کا نور ملتا ہے

بڑھو وسیلۂ قطب المدار لے کے بڑھو
رہِ سلوک میں یہ سلسلہ ضروری ہے
رضائے خالقِ کونین چاہنے والو!
جنونِ عشقِ حبیبِ خدا ضروری ہے

منقبت

حضرت علامہ خلیل احمد المعروف بابا خلیل داس صاحب بنارسی کا
بارگاہ مدار العالمین میں حاضری اور نذرانۂ عقیدت

ہے عرس حضرت قطب المدار آج کے دن
ہے سبقت رحمت پروردگار آج کے دن

بھرے گا گوہر عرفاں سے اپنے دامن کو
جو آستانہ پہ ہو اشکبار آج کے دن

یہ شرط ہے کہ صداقت بھی عاجزی بھی ہو
تو ہوگا بیڑا ضرور اس کا پار آج کے دن

جو مبتلائے مصیبت ہو وہ یہاں آئے
تو پائے دولت صبر و قرار آج کے دن

جو اہل دید ہیں ان کی نگاہ سے پوچھو
ہے کیا سخاوت قطب المدار آج کے دن

جو نور زیر مزار رسول اکرم ہے
جھلک اسی کی ہے زیر مزار آج کے دن

ادب سے عجز سے جو مانگنا ہے تو مانگو
یہ دیکھو سامنے ہے تاجدار آج کے دن

میرے حضور ہیں گنج علوم مصطفوی
سلام ان کو کرو بار بار آج کے دن

مرتبۂ قطب المدار اولیاء اللہ کی نظر میں

هذا امداد فاعرفوه

یہی مدار ہیں ۔ بس پہچانو ان کو

اُن کے فضائل کیا بیان ہوں جو سراپائے فضائل اور روحِ فضائل تھے بلکہ فضائل کا وجود سرکار سرکاراں حضرت قطب المدار سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ سے منصۂ شہود پر نظر آرہا ہے۔ نسبًا و حسبًا حسنی و حسینی، صورت و سیرت میں شبیہِ پیغمبر، چال میں چلن میں عمل میں نظیرِ رسول، مدار کی ہر ادا فضیلت، مدار کا ہر عمل فضیلت، اخلاقِ الٰہی ان کی فطرت، شمائلِ محمدی انکی سیرت، ہم ان کے محاسن کیا گِنوا سکیں، ہم ان کی فضیلتیں کہاں تک گِن سکیں، ہم ان کے نام لیوا ہم ان کے غلام اور وہ ہمارے آباء و اجداد کے امام، ہماری بساط کیا جو ان کے مناقب لکھ سکیں۔ یہ فضائل کے سرچشمہ یہ محاسن کے گنجینہ، یہ شمائل کے خزینہ، یہ افاضل کے سرحلقہ اور اکابر کے یہ حسنات بانٹنے والے، یہ درجات بلند کرنے والے، یہ مولا ہم غلام، یہ امام اور ہم عوام، یہ مدار الافتیار ہیں، یہ مدار الاولیاء ہیں، یہ مدار العالمین ہیں یہ آسمانِ ولایت یہ آفتابِ امامت، یہ گوہرِ کانِ امامت یہ تحفۂ صمدیت یہ قدسی صفت، یہ عرشی منزلت، یہ جبریل مرتبت، یہ فرشتہ سیرت، یہ معدنِ علم و حیاء، یہ مخزنِ صدق و صفا، یہ سراپائے تسلیم و رضا، یہ دریائے جود و عطا یہ سفینۂ نجات، خزینۂ سخاوت، محبوبِ خدا، نورِ دیدۂ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کی امامت مشہود ان کی ولایت مشہور، ان کی کرامت متواتر، ان کی خرقِ عادت متکاثر ان کی سخاوت زبان زدِ انس و جان ان کی قابلیت خداداد، ان کی علمیت اظہر من الشمس ان کی نسبت محمد صلے اللہ

علیہ وسلم سے ان کی قرابت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی طینت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی تعریف قرآن میں انکی مناقب حدیث میں ان کے فضائل کتاب میں یہ نظیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ جان پیغمبر ہیں۔ یہ نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ جو خاصان خدا فیض بلاواسطہ سے مستفیض ہوئے ان کے احوال بمقابل دیگر بزرگان دین کے زیادہ روشن ہیں اور ان میں سرکار سرکاراں حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار کی مقدس سیرت کا مطالعہ بہ نظر تامل کرتے ہیں۔ تو آپ کے جملہ صفات کو خصوصیات سے لبریز پاتے ہیں۔

حضرت شیخ داؤد قیصری قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں کہ قطب المدار ہر زمانے میں ایک ہوتا ہے۔ قطب المدار کی ذات پر قیام عالم کا انحصار ہے۔ قطب المدار اللہ عزوجل سے بلاواسطہ مستفیض ہوتا ہے۔

صاحب بحر المعانی صفحہ ۸۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ قطب کا مرتبہ یہ ہے جو ایک ولی کو ولایت سے معزول یا مقرر کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اور قطب المدار ایک قطب کو اس کی قطبیت سے معزول یا مقرر کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ دنیز لوح محفوظ کے لکھے ہوئے کو مٹا دیتا ہے۔ مردہ کو زندہ کرنے اور عرش و کرسی کو منتقل کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ یہ تعریفات قطب المدار ہوتے ہیں۔ اللہ اکبر۔

صاحب درالمعارف نے صفحہ ۲۴۳ پر تحریر فرمایا ہے کہ نظام کائنات و گمراہی کی رہنمائی و ہدایات قطب المدار کے سپرد حضرت باری تبارک تعالیٰ نے فرمایا یہ مرتبہ بہت بڑا ہے۔

حضرت شیخ اکبر نے فتوحات مکیہ صفحہ ایک سو اٹھانوے پر تحریر فرمایا ہے۔ قطب المدار سے اعلیٰ سوائے نبوت تامہ اور کوئی نہیں۔ قطب المدار صد نقدوں کا سردار ہوتا ہے۔ اور دوسری جگہ صفحہ ۳۸۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ قطب المدار کے سبب اللہ تبارک و تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے کل دائرہ وجود کو عالم کون و فساد سے۔

حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش کشف المحجوب پر حاشیہ صفحہ ۳۴۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ قطب المدار وہ ہوتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں کائنات عالم کی باگ ڈور ہو۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں قطب المدار کی ذات پر قیام عالم کا انحصار ہے۔ اور جب قطب المدار تمام غوث قطب اوتاد ابدال نجبا نقبا کو لیکر مفقود ہو جائے گا۔ تو نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا۔

دارالمنظم فی مناقب غوث الاعظم میں صاحب کتاب تحریر فرماتے ہیں کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ متولی کرتا ہے کسی بندے کو مرتبہ قطب المدار سے تو اس کیلئے ایک تخت عالم مثال میں بچھایا جاتا ہے اس پر اس کو بٹھال دیا جاتا ہے۔ اور اس کی مکان کی صورت بحیثیت اس کی بناتا ہے۔ بعد میں تمام اسماء کا خلعت

دیا جاتا ہے۔ جن کا طالب تمام عالم ہے۔ پھر اس سے حلقے ظاہر ہوتے ہیں یہ سب قطب المدار کو پہنا کر تاج کرامت دیا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی حالت خلیفہ کی ہوتی پھر اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تمام عالم کو کہ اس سے بیعت کرے۔ اس شرط پر ہر شخص اس کی اطاعت کرے۔ سارا عالم اس کی بیعت میں داخل ہوتا ہے۔ اور تمام ملائکہ آکر بیعت ہوتے ہیں۔ اور وہ کوئی مسئلہ عالم الٰہی کے متعلق فسر پوچھتے ہیں۔ اور وہ بحیثیت مسرتبہ کے بتاتا ہے۔

حضرت میر اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ لطائف اشرفی میں تحریر فرماتے ہیں۔ جب حضرت قطب المدار مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو بروحانیت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفار باطن اعیس گشت آنحضرت بکمال مہربانی خود دست او گرفتہ اسلام حقیقی تعلیم فرمودند بعدہٗ بحضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سپرد حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ایسی تھیں۔ اور علوم اور نقل ہیبا۔ رہبار کیمیا سیمیا۔ آپ جیسا جیسا کم لوگوں کو ملا ہوگا۔

حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تحریر فرمایا حضرت بدیع الدین قطب المدار کے عجیب و غریب حالات ہیں۔ آپ مقام صمدیت پر فائز اور بے نیاز مشرب تھے۔ چہرہ پر نقاب ڈالے رکھتے۔ جب کسی کی نظر پڑ جاتی تو بے اختیار ہو کر سجدہ کرتا۔ کثیر العمری کی وجہ سے پانچ یا چھ واسطوں کے ذریعہ کا سلسلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے۔

• رسالہ مولوی محمد عظیم صاحب قنوجی نے تحریر فرمایا المدار منور بالعرش والنبوۃ و تفاخر کا

ترجمہ :۔ مدار روشن کیا گیا عرش اور نبوت سے اور فخر حاصل سب اولیاء پر ۔ حضرت ظہیر الدین الیاسؒ نے تحریر فرمایا ہے المدار مظہر العجائب درجۃ ویوصل المہ بوہبیتھا ۔ ترجمہ ۔ مدار ظاہر کرنے والا عجائبات کا ہے ۔ یہ درجہ خدا کی طرف سے ہے اور وہ خدا میں مل گیا ۔

آفتاب مداریت کی کرنیں تمام سلاسل عالیہ پر

اس جہان معرفت میں تجھ سے قطب دوسرا
کون ہے جسکو نہیں فیضان روحانی ملا

یوں تو ہر ولی اللہ نسبت و فیضان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفیض و مستفید ہوئے لیکن اپنے درجہ ظرف و انبساط و استعداد کے موافق عارف ہوئے صوفی ہوئے اوتاد ہوئے انجبا نقبا غوث و قطب ہوئے جنکی تعداد شمار اسی ذات یکتا و بے ہمتا کو معلوم تمام اولیاء اللہ ہر حیثیت سے مساوی نہ تھے ۔ اپنا ظرف تھا ۔ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہور تشریف لائے اور وہاں کی خدمت پر مامور ہوئے ۔ واضح ہو یہ بزرگ ہیں جنکے مزار مقدس پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اکتساب فیض کے لئے سالہا سال تک حاضری دیتے ہوئے چلہ میں مشغول رہے ۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد شریف کی حالت کو بذریعہ درس و تدریس نکھار کر دیا درجہ غوثیت پر فائز ہوئے اور آپ کی وہ زندہ تصانیف موجود ہیں جسکی روشنی میں آج بھی لوگ

اپنی اصلاح کرتے ہیں جو محتاجِ تعارف نہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح ہندوستان میں دہلی ہو کر تشریف لائے اور راجستھان میں اجمیر شریف کی خدمت پر مامور ہوئے اور وہاں کی مکدر فضا کو پاک صاف فرما کر جلا بخشی۔ دہلی کو حضرت سرکار بختیار کاکی رح نے اپنے قدم پاک سے رونق بخش بنایا۔ اور درجہ قطبیت سے سرفراز ہوئے اور وہ فیض آباد کچھوچھہ کو حضرت مخدوم اشرف سمنانی رح نے سدھار کیا۔ غرض ہر ایک کی خدمت جداگانہ رہی اور نجبا نقبا ابدال اوتاد غوث و قطب کی جگہ کو پورا کیا۔ اب خصوصیت کے ساتھ جو اس دولت سے مالا مال رہے اور آج بھی ہر سلاسل کے بزرگ جن سے نسبتیں حاصل کر کے اپنی منزل کو طے فرما کر درجہ کمال پر پہونچکر فخر سمجھا وہ نسبت اویسیا مداریہ ہے جس کے موجد سرکار سرکاراں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہیں۔ وہ تعلیم شغل درحقیقت فنائے محمدیہ جسے حاصل کرنے کے لیے ہر بزرگ بیقرار رہا۔ کتب قدیم سے معلوم ہوتا ہے ستر تیسری صدی ہجری سے لیکر اور نویں صدی ہجری تک جتنے بھی اکابر بزرگان دین اس دار فانی سے رخصت ہوئے سبھی آپ سے مستفیض ہوئے۔ جنھوں نے اپنے اپنے شجرہ مداریہ تحریر فرمائے ہیں۔ جو ہر سلسلۂ مطہرہ میں پائے جاتے ہیں، کل شجرات مداریہ تحریر فرمائیں اسمائے گرامی شمار کرائے جائیں تو مضمون طویل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح صرف شجروں ہی سے ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اسی قدر ذکر پر اکتفا کروں گا۔

آپ کے خلفائے باوقار کی تعداد صرف ہندوستان میں چودہ سو بیالیس ہوئی ہے، علاوہ ازیں دیگر سلاسل کے تین ہزار بزرگوں نے آپ سے استفادہ حاصل فرمایا۔ جس کا ذکر کتب صادقہ میں موجود ہے۔ آپ کی تصانیف کاغذی تو بہت ہی کم ہے بلکہ آپ نے تبلیغ دین کا جو طریقہ اختیار کیا۔ وہ بعینہٖ کچھ اسی طرح کا تھا، کہ جسطرح خود رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا رہا۔ آپ نے یہ نہ کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل نسخوں سے اجزا کی نقلیں کرا کر اپنے ملک اور بیرون ملک میں بھیج دیتے یا اقوال وسنن کو ضابطۂ تحریر میں لا کر ان نسخوں کی اشاعت کرا دیتے بلکہ آپ نے بہت بڑی جماعت اپنے مریدوں رفیقوں اور شاگردوں کی تیار کی جو اپنی زندگیوں کے لحاظ سے آپکی آپ کے عمل دونوں کے جیتے جاگتے نمونہ چلتے پھرتے بولتے چالتے مرقع تھے۔ دین کی روشنی آپنے انھیں زندہ مشعلوں کے ذریعہ دنیائے عالم میں پھیلائی۔ آپنے یہ نہ کیا کہ کسی گوشہ میں خلوت نشین ہو کر سکون وعافیت کی فضا میں قلم دوات لے کر بیٹھ جاتے اور توحید ورسالت کے عقائد پر مقالہ اور عبادات پر رسالہ تیار فرمانے لگتے۔ بلکہ آپ نے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست استفادہ فرما کر قلوب ونفوس کو منور کرنا شروع کر دیا۔ آپ کی یادگار کوئی کاغذی تصانیف نہیں بلکہ وہ تصانیف ہیں گوشت پوست کے بنے ہوئے جسم اور تقویٰ وطہارت میں ڈھلی ہوئی روحیں ہیں۔ ان زندہ تصانیف کی تعداد لاکھ تک پہونچی جن میں سے مشہور ترین کے کچھ اسم مبارک قلمبند کرتا ہوں حضرت ابو محمد ارغون۔ حضرت ابوالحسن طیفور۔ حضرت ابوتراب منصور۔

حضرت حسام الدین سلامتی۔ حضرت جلال الدین جاکمن جنتی۔ حضرت قاضی محمود کسنتوری۔ حضرت قاضی مطہر قلہ شیر ماوری۔ حضرت شاہ دانہ بریلی۔ حضرت شہاب الدین پرکال آتش بڑاگاؤں۔ حضرت اجمل بہرائچی۔ حضرت مخدوم جہانیاں رحمہم اللہ وغیرہم آپ برابر اسی میں لگے رہے کہ زندہ ہستیوں کو اپنا نفخ دم کرتے رہیں اور اپنے چراغ سے دوسرے چراغ بھی روشن کرتے رہیں۔

تونے پہونچایا بلندی پر مقامِ زندگی   تونے عریاں کردیا رازِ دوامِ زندگی

رحمتِ خالقِ جہاں میں بن گیا تیرا وجود!

جھنجھنا اُٹھے تیرے نغمے سے سازِ ہست و بود

تیری اُلفت سے دلوں پر بھید الفت کے کھلے   منسلک ہیں سلسلہ سے تیرے سارے سلسلے

قادری چشتی نظامی سہروردی نقشبندی

تیرے فیضانِ کرم سے ہوگئے ہیں ارجمند

مناقب الاولیا یا اس سے ملتی جلتی ناموں کی پرانی جتنی بھی کتابیں ملتی ہیں لے کر انھیں اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ آپ نے اپنی عمر میں صالحین۔ صادقین متقین مومنین خاشعین۔ محسنین۔ ذاکرین۔ عابدین۔ صابرین۔ شاکرین۔ مخلصین کی ان گنت فیض یافتہ ہستیاں تیار کیں جو علم و عمل کی حال و قال۔ قلب و قالب کی ظاہر و باطن کی تمام خوبیوں کی دور دستی کی جامع ہوئیں۔ اور آپ کی خالص روحانی تعلیم کا یہ اثر ہوا کہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے فیضان محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمودار ہوا۔ اسی نسبت سے ہر سلسلہ کے بزرگ آپ کو داتا مدار کہتے ہیں۔

آپ کے فیضان کا یہ عالم تھا کہ کوئی سالک خواہ کسی منزل میں کیوں نہ ہو
آپ کی ایک توجہ کی برکت سے باری تعالیٰ منزلِ کمال پر پہونچا دیتا تھا۔ نسبت
اویسیہ مداریہ جس کا ذکر ابھی چند بالا سطور پہلے کر چکا ہوں۔ اب مجملاً ذکر مؤلفان
کتب تصوف فصول مسعودیہ اور اصول المقصود سے سُنئے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت قطب المدار
سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار سے واسطہ اور بلا واسطہ تمام اکابرین سلاسل
یعنی قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ مجددیہ قلندریہ سے تعلق رکھنے والے وابسطہ
اور فیضیاب ہوئے اسی سلسلہ سے کہ سلسلۂ مداریہ میں اجرائے نسبت زیارت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر موقوف ہے اور زیارت کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی
صورت عالم رویا میں حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف
ہونا۔ یہ مرتبہ مبتدیوں کو حاصل ہوتا ہے۔ دوم عالم مثال میں حضرت سردار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ مبارک سے استفادہ حاصل کرنا۔ یہ منصب متوسلین
کے لئے مخصوص ہے۔ تیسری صورت کاملین کو میسر ہوتی ہے کہ بالمشافہ دربار
رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اسرار باطنیہ اور رموز عالم سے
فیضیاب ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ پر پہونچنے والے حضرات درباری کہلاتے ہیں چنانچہ
تمام بزرگانِ سلاسل نے اس قسم کی سعادتوں کو حاصل کرنے کے لئے سلسلۂ
عالیہ مداریہ سے اپنے آپ کو منسوب و مربوط فرمایا اور فرماتے ہیں، فرماتے رہیں گے

تیری ہستی پہ تصدق دو جہاں کی عظمتیں
راست قلب مصطفٰے سے تجھ کو حاصل نسبتیں

مارہرہ شریف میں گلشن قادریہ پر آفتاب مداریت کی کرن

شجرۂ سلسلۂ عالیہ مداریہ صفحہ ۱۷۲ انوار وابہائی اسانید لحدیث الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم اجمعین امابعد فیقول الفقراء ابوالحسن عفی عنہ اجازتی بالسلسلۃ المداریۃ عن جدی ومرشدی السید آل رسول الاحمدی قدس روحہ وعن الحضرت اچھے میاں صاحب عن ابیہ السید حمزہ عن ابیہ السید آل محمد عن صاحب البرکات المارہروی عن السید فضل اللہ الکالپوی عن ابیہ السید محمد صاحب عن جمال الاولیاء عن الشیخ قیام عن الشیخ قطب الدین عن السید جلال عبد القادر عن ابیہ السید حمزہ احمل عن العارف الاجل الاکمل مولانا بدیع الحق والدین المدار المکنفوری رحمۃ اللہ علیہ عن الشیخ عبد اللہ شامی عن الشیخ عبد الاول عن الشیخ عبد الاول عن الشیخ امین الدین عن امیر الدین عن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن السید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ

کچھوچھہ شریف میں چمن قادریت پر آفتاب مداریت کی کرن

سید عبد الحئی اشرف وسید وجیہہ الدین اشرف وتقی الدین اشرف ویحیی اشرف اشرف وجلال اشرف شاہ محامد ومحمد کمنی ـ جعفر عرف شاہ محمود شاہ علی حسین عبد الرزاق نور العین وسید اشرف سمنانی کچھوچھہ ـ سید جلال الدین بخاری مخدوم

جہانیاں جہاں گشتؒ و حضرت سرکار قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ۔ ناظرین کی خدمت میں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ راست ملک قطب المدارؒ سے قلب میر اشرف سمنانیؒ بلا واسطہ مستفید و مستفیض ہوا جو سلسلۂ اولیسیہ مداریہ ہے۔ بحوالہ لطائف اشرفی

گلستان چشتیہ پر آفتاب مداریت کی ضو فشانیاں (بحوالہ کلیات امدادیہ)

حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ و الیشاں حضرت میاں جی شاہ نور محمد جھنجھانوی والیشاں را شیخ المشائخ حضرت شاہ عبدالرحیم والیشاں را، از شاہ عبدالباری امروہی والیشاں را شاہ محمد مکی والیشاں را شاہ محمدی والیشاں شیخ محب اللہ الہ آبادی والیشاں را شیخ ابوسعید گنگوہی والیشاں را حضرت شیخ نظام الدین بلخی والیشاں را شیخ جلال الدین تھانیسری والیشاں را شیخ عبدالقدوس گنگوہی والیشاں را حضرت درویش محمد بن قاسم اودھی والیشاں را حضرت بڈھن بہرائچی و حضرت اجمل بہرائچی و حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مکنپوری را۔

بحوالہ مذکورہ الصدر

چمنستان نقشبندیہ پر آفتاب مداریت کی کرم فرمائیاں صد ۲۳ ۲۲

شاہ محمد شیرؒ پیلی بھیتی و حضرت احمد علی شاہؒ والیشاں را حضرت درگاہی شاہ صاحب رامپوری والیشاں شاہ حافظ جمال اللہ صاحب رامپوری والیشاں حضرت قطب الدین صاحبؒ مدفن مدینہ شریف والیشاں حضرت خواجہ زبیرؒ و

ایشاں محمد نقشبند وایشاں حضرت خواجہ معصوم وایشاں حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی وہ ایشاں حضرت عبدالاحد وایشاں حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی وایشاں حضرت عبدالقدوس گنگوہی و ریشاں حضرت سید اجمل بہرائچی وایشاں حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار مکن پوری رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

صفی پور آفتاب مداریت کی تابانی (بحوالہ تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ ۱۲)

حضرت مخدوم الانام شاہ امیر اللہ صفوی و شاہ حفیظ اللہ حضرت شاہ محمدی عرف غلام پیر وایشاں را شاہ انعام اللہ وایشاں شاہ عبدالقدوس و ایشاں را شاہ یونس وایشاں را شاہ زاہد وایشاں را شاہ عبدالرحمن وایشاں را از شاہ کرم وایشاں را از شاہ بندگی مبارک وایشاں را شاہ صفی وایشاں را شیخ سعد وایشاں را از شیخ سید محمد حسن بہرائچی وایشاں را حضرت سید اجمل بہرائچی وایشاں را حضرت سرکار قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکن پوری۔

غلط فہمی کا ازالہ سید الاقطاب

عام طریقہ سے جو سلسلے مشہور ہیں۔ یہ اصل میں مشارب اولیاء اللہ ہیں۔ ہر بزرگ کا ایک مشرب ہے۔ کوئی قادری کوئی چشتی و نقشبندی اور سہروردی مشرب کا کوئی نوری جلالی دفائی جلالی شطاری ستاری وارثی نظامی۔ بعض پڑھے لکھے حضرات چار سلسلہ بتاتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے سلسلے بہت زیادہ ہیں۔ اصل سلسلہ تو ایک ہی ہے۔ چار سلسلہ جو بتائے جاتے ہیں۔ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ

اب سمجھنا یہ ہے چاروں سلسلے ایک ہی دن اور ایک ہی تاریخ سے شروع ہوئے یا ان میں کوئی آگے پیچھے پہلے اور بعد میں ہے۔ جب آپ اس پر غور کریں اور کتابیں پڑھے اور تاریخ دیکھیں تو ہر ایک سلسلہ میں بہت فاصلہ ہے۔ سب ایک ساتھ نہیں بیٹھے۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۴۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔

حضرت سید خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی ۵۳۱ھ میں پیدا ہوئے۔

حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند ۷۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔

حضرت شہاب الدین ۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔

کوئی سلسلہ چھٹی ہجری سے شروع ہوا کوئی آٹھویں سے تو کوئی پانچویں صدی سے تو اب یہ بتایئے اس میں سب سے کم پانچویں صدی ہے۔

اتنے زمانہ تک تقریباً پانچ سو سال دنیائے اسلام کے کروڑہا مسلمان مرد عورت سب بے سلسلہ رہے۔ تو ان سلسلوں سے پہلے کا سلسلہ بتاؤ پانچسو سال کیوں چھوڑ دیتے ہو۔

چار سلسلہ نہیں بلکہ چار پیر ہیں۔ چار پیر اور سات گروہ اور چودہ خانوادے سترصوفیا فرماتے ہیں کہ حضرت مولا علی مشکلکشا نے ستر حضرات کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ پہلے ان حضرات میں چار پیر مقرر فرمائے۔

پہلے پیر حضرت سیدنا امام حسنؓ دوسرے پیر حضرت سیدنا امام حسینؓ تیسرے پیر حضرت خواجہ کمیل ابن زیاد۔ چوتھے پیر حضرت حسن بصریؒ سات گروہ حضرت مولا علی شیر خدا سے جاری ہوئے۔

۱۔ گروہ کمیلیہ ۔	حضرت خواجہ کمیل بن زیادؓ سے
۲۔ گروہ بصریہ	حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے
۳۔ گروہ اویسیہ	حضرت خواجہ اویس قرنیؓ سے
۴۔ گروہ قلندریہ	حضرت خواجہ بدرالدین قلندر سے
۵۔ گروہ سلیمانیہ	حضرت سلمان فارسیؓ سے
۶۔ گروہ نقشبندیہ	حضرت قاسم محمد بن ابی بکر صدیقؓ سے
۷۔ گروہ سریہ	حضرت خواجہ سری سقطیؒ سے

چودہ خانوادے یہ ہیں

۱۔ خانوادہ زیدیہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید سے جاری ہوا۔
وفات ۲۷ صفر ۱۷۸ھ

۲ " عیاضیہ حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ سے جاری ہوا۔ وفات ۱۸۷ھ

۳ " ادھمیہ حضرت ابراہیم بن ادہم سے جاری ہوا۔ وفات ۲۶ جمادی الاول ۲۶۱ھ میں ہوئی۔

۴ " ہبیریہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصریؒ سے جاری ہوا۔ وصال ۷ شوال ۲۵۲ھ

۵ " چشتیہ حضرت ابو اسحٰق چشتیؒ سے جاری ہوا۔

یہ پانچ خانوادے حضرت عبدالواحد بن زیدؒ سے جاری ہوئے۔
وصال ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ

پہلا خانوادہ حبیبیہ ۔ حضرت خواجہ حبیب عجمی سے جاری ہوا۔
وفات ۲، ربیع الاول سنہ ۱۵۶ھ

دوسرا خانوادہ طیفوریہ ۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے جاری ہوا۔
وفات شعبان سنہ ۲۶۱ھ ہے

تیسرا خانوادہ کرخیہ ۔ حضرت معروف کرخی سے جاری ہوا۔
وفات ۲، محرم سنہ ۲۰۰ھ ہے۔

چوتھا خانوادہ سقطیہ حضرت خواجہ سری سقطی سے جاری ہوا۔
وفات سنہ ۲۵۳ھ ہے

پانچواں خانوادہ جنیدیہ حضرت خواجہ جنید بغدادی سے جاری ہوا۔
وفات ۲۷، رجب سنہ ۲۹۷ھ ہے

چھٹا خانوادہ گازرنیہ حضرت خواجہ اسحٰق گازرنی سے جاری ہوا
وفات سنہ ۴۲۶ھ ہے

ساتواں خانوادہ طوسیہ حضرت خواجہ ابوالفرح طوسی سے جاری ہوا
وفات سنہ ۴۴۷ھ ہے

آٹھواں خانوادہ فردوسیہ ۔ حضرت شیخ نجیب الدین کبرا فردوسی سے جاری ہوا۔ وفات سنہ ھ ہے

نواں خانوادہ سہروردیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے جاری ہوا۔ وفات سنہ ۶۳۲ھ میں ہوئی۔

حضرت حسن بصری کے خلیفہ خواجہ حبیب عجمی ہیں۔ حبیب عجمی سے نو خانوادے دنیا میں پھیلے جن کے نام مبارک یہ ہیں۔ حبیبیہ۔ طیفوریہ۔ کرخیہ۔ سقطیہ۔ جنیدیہ۔ گازرونیہ۔ طوسیہ۔ فردوسیہ۔ سہروردیہ۔

گروہ طیفوریہ سرکار زندہ شاہ مدار کا گروہ طبقاتیہ۔ طیفوریہ۔ جاری وساری ہے۔ شیخ العرب وعجم سیدی قطب المدار سے پانچ طریقے جاری ہوئے۔

جعفریہ مداریہ۔ صدیقیہ مداریہ۔ طیفوریہ مداریہ۔ اویسیہ مداریہ، بہلیہ مداریہ۔ آپ حضور پر نور سلطان العارفین حضرت سیدی بایزید پاک بسطامی قدس سرہٗ کے خلیفہ نامور ہیں۔ بایزید پاک کی عرفیت طیفور شامی ہے اسلئے آپکے خانوادے کو طیفوریہ کہتے ہیں۔ آپ خلیفہ خواجہ حبیب عجمی کے تھے۔ اور وہ خلیفہ خواجہ حسن بصری کے اور مولائے کائنات سید علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اور آپ سرور کونین نبی اطہر احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس طرح سے آپ کا زمانہ سرکار مدینہ کے زمانے سے بہت زیادہ قریب ہے۔ سرکار بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہٗ کا سلسلۂ مداریہ بہت پرانا ہے

بڑے بڑے نامور بزرگوں نے آپ سے شرف بیعت فائدہ واستفادہ حاصل فرمایا ہے۔ آپ کا سلسلۂ طیفوریہ مداریہ یا صرف مداریہ طبقاتیہ مداریہ کہا جاتا ہے جو قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ ان سب سے پہلے عالم ظہور میں آیا۔ اور آج بھی دنیا میں پھیلا ہوا ہے

آپ کا عرس مبارک ۱۷ رجمادی الاول کو ہوتا ہے۔

پیلی بھیت پر ایک اور شعاع قطب المدار

اس روشن چراغ ہدایت سے ہزارہا مخلوق نے اکتساب فیض کیا۔ یہ روشن
چراغ ۱۳۲۳ھ میں سرزمین مکنپور شریف پر روشن ہوا اور ہندوستان کے متعدد
اضلاع پر ضیا پاشیاں کرتا رہا۔ آخری قیام گاہ ضلع پیلی بھیت کے موضع کہجرہ
نزد پنڈری میں کچھ روز قیام کے بعد ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ میں اس
دار فانی سے رخصت ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مرجع خلائق ہے۔

آپ کا آبائی نسب سادات بنی فاطمہ، چھٹے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
کی اولاد میں بیسویں پشت میں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار سے ملتا ہے
آپ کا نام حضرت سید مدار رحمۃ اللہ ہے۔ آپ سے بہت کرامتیں ظہور میں آئیں
جو اس مختصر سے رسالہ میں قلمبند نہیں ہو سکتیں۔

موضع پنڈری ضلع پیلی بھیت میں آپ ہی کی توجہ برکت سے مدرسہ
سید العلوم مداریہ عربیہ اسلامیہ آپ کے محبین و مخلصین کی کوشش سے عالم
وجود میں آیا۔ حضرت باری تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے محبوب سرکار دو عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کے صدقہ اور حضرت سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ العزیز کے
صدقہ میں ان حضرات کو اس خدمت کی صحیح توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کے
عرس شریف کے موقعہ پر عزیزم اختر علی سلمہٗ نے جس والہانہ انداز میں نذرانہ عقیدت
پیش کیا تھا پیش کرتا ہوں۔

قطعہ

دل کو معمور ہم نے دیکھا ہے — جلوۂ طور ہم نے دیکھا ہے
قبر سید مدار پہ اختر — نور ہی نور ہم نے دیکھا ہے

منقبت

مزار سید عالی وقار دیکھ لیا — اس آئینہ میں جمال مدار دیکھ لیا
ادھر نگاہ اٹھی قسمتیں ادھر بدلیں — کرشمۂ کرم کردگار دیکھ لیا
امنڈ کے آئے ہیں چار و طرف سے پروانے — جو شمع حسن کو جلوہ بار دیکھ لیا
ٹھہر گئی ہے جو حسن مزار عالی پر — یہ تو نے کیا نگہ بیقرار دیکھ لیا
فیوض قطب دو عالم یہاں سے جاری ہیں — فروغ نسبت سید مدار دیکھ لیا
ازل سے اہل نظر ہیں تلاش میں جس کی — یہاں وہ جلوۂ حق آشکار دیکھ لیا

یہاں کے ذرے ستارے بنے ہیں اے اختر
فلک وقار یہاں کا غبار دیکھ لیا